سوال

(347) ایڑھی سے ایڑھی ملائیں؟ یا ٹخنے سے ٹخنا؟ یا پاؤں سے پاؤں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد میں ایک مولوی صاحب نے نماز مغرب کی امامت کروائی اور صف بندی کرواتے ہوئے درج ذیل الفاظ کہے، ''نماز کے لیے ایڑھی سے ایڑھی ملانا فرض ہے اور اگر ایڑھی سے ایڑھی نہ ملائی جائے تو دل میں فتور پیدا ہوتا ہے'' جب کہ حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کے فتویٰ کے حوالہ سے ایک مولانا صاحب نے بتایا ہے کہ ایڑھی سے ایڑھی ملانا تو کجا ٹخنے سے ٹخنا ملانا بھی مشکل ہے، صرف پاؤں سے پاؤں مل جائیں تو بہتر ہے۔

آپ سے یہ سوال ہے کہ کیا ایڑھی سے ایڑھی ملائیں؟ یا ٹخنے سے ٹخنا؟ یا پاؤں سے پاؤں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جماعت میں ہر نمازی کا کندھا، دوسرے کے کندھے، اور ٹخنا دوسرے کے ٹخنے کے ساتھ ملا ہوا ہونا چاہیے۔ چنانچہ صحیح بخاری کے ''ترجمۃ الباب'' میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

'رَأَیتُ الرَّجُلَ مِنَّا یُلزِقُ کَعبَهٗ بِکَعبِ صَاحِبِهٖ'

''میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا ٹخنا اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ ملاتا تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے:

'وَکَانَ أَحَدُنَا یُلزِقُ مَنکِبَهٗ بِمَنکِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ.' صحیح البخاری، بَابُ إِلزَاقِ المَنکِبِ بِالمَنکِبِ وَالقَدَمِ بِالقَدَمِ فِی الصَّفِّ، رقم:۷۲۵

''ہم میں سے ہر شخص دوسرے کے کندھے سے اپنا کندھا اور اُس کے قدم سے اپنا قدم ملاتا تھا۔''

جب ٹخنے سے ٹخنا ملے گا، تو ایڑھی سے ایڑھی خود بخود مل جائے گی، اسی طرح پاؤں بھی مل جائیں گے۔ لہٰذا اس میں کوئی تعارض نہیں۔ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے صورتِ مذکورہ کو قطعاً مشکل قرار نہیں دیا۔ بلکہ انہوں نے بار بار پاؤں ملانے کو نا پسند فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:

''کیونکہ نماز میں بلاوجہ پاؤں کو اِدھر اُدھر کرنا ناجائز ہے بلکہ تمام نماز میں پاؤں ایک جگہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے ،تاکہ نماز میں فضول حرکت نہ ہو۔'' (فتاویٰ اہلِ حدیث : ۲/۱۹۹)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :320

محدث فتویٰ